بسم اللہ الرحمن الرحیم

تو کھڑا ہو ہوں میں جن کی جلوہ گاہیں
اب نہیں نگاہ ہے اب کوئی نگاہ میں

سائنس کا اصل چشمہ قرآن ہے

حصہ اول

از

ڈاکٹر محمود احمد غازی زمیندار قصبہ بگراسی ضلع بلند شہر

باہتمام

سید محمد خضر برنی مالک مطبع تاج پرنٹنگ ورکس بلند شہر طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معنون

میں رسالہ ہذا کو اپنے والد صاحب مرحوم و مغفور جناب
محمد عمر خانصاحب نور اللہ مرقدہٗ رئیس و آنریری مجسٹریٹ
قصبہ بگراسی ضلع بلند شہر کے

نام پر

معنون کرتا ہوں جنہوں نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی
۱۳۶۰ھ بوقت صبح ۹ بجے بمقام بلند شہر وفات فرمائی اور شام کو
۷½ بجے اپنے خاندانی قبرستان واقعہ بگراسی میں مدفون ہوئے

محمود احمد خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری قسمت سے الٰہی یا میں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں انکے دامن کیلئے

قرآنی تاثرات

اسی حقیقت قرآن کریم کا نزول اس دنیا میں اپنی محیر العقل تعلیمات کی بنا پر اتقائے ذہنی کیلئے اعجاز کا اثر رکھتا ہے جسقدر اسکی دینی اور دنیوی حکمتوں پر تدبر اور فکر کی جائے فہم انسانی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ اس ظلمتکدۂ عالم میں اس کلام الٰہی کی صورت نیاں اور علمی تجلیاں ہی خوابیدہ روحوں اور افسردہ جسموں میں ہیجان کا سبب ہیں جیسا کہ خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ (ص ع)

کہدو یہ کلام ایک عظیم الشان واقعہ ہے جسکی تم پرواہ نہیں کرتے ہو

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (الجاثیہ ع)

یہ تمام لوگوں کیلئے بصیرت کا مجموعہ ہے اور یقین لانیوالوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ هود - ع ۱

یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسکی آیتیں مضبوط دلائل نہایت محکم اور ثابت شدہ ہیں اور پھر کہ نہایت تفصیل اور تشریح کیساتھ بیان کئے گئے ہیں اور حکمت والے علم والے کی طرف سے

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ص - ع

یہ مبارک کتاب تیری طرف اسلئے بھیجی گئی ہے کہ لوگ اسکی آیات میں غور و تدبر کریں اور صاحب عقل اور نصیحت حاصل کریں

عصر حاضرہ میں یہ ایک فیشن سا ہو گیا ہے کہ عروس سائنس کی دلربائیوں اور علمی رعنائیوں کے سامنے مذاہب باطلہ کے قصر منہدم ہوتے دیکھکر ان کے سر پر سائنس کا غازہ استعمال کرتے ہوئے مجبور نظر آتے ہیں کہ مبادا کہیں طلسم باطلہ عقل و خرد کی بڑھتی موجوں سے پاش پاش نہ ہو جائیں۔ یہی سبب ہے کہ وہ لوگ اور وہ مذاہب اور جو کسی سائنس کے نام سے قطعاً بیخبر یا ہو جاتے تھے ہم سائنس کے صحیح المعقول کارناموں کو اپنانے کیلئے طرح طرح پر تاویلات کر کے اصحیح ہم کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ جو ایجادات آج ہو رہی ہیں انکی ایجاد کا سہرا ان کے بزرگوں کے سر بندھ چکا ہے خواہ ان کو اپنے دعوی کی اثبات میں فرضی کتب کے بجائے افسانہ جات کے ہی حوالہ جات دینا پڑیں۔ لیکن سائنس جسکا معیار انکشاف مشاہدہ حقائق پر مبنی ہے ان لاف بیانیوں اور لاطائل دعاوی سے مطمئن نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اصل کتاب یا خاص بانی مذہب کی طرف سے ارتقائے ذہنی کیلئے کوئی سعی نہ ہو۔

اس امتحان میں قرآن حکیم کو تمام صحف سماویہ پر تفوق حاصل ہے کیونکہ اسنے عمل حکمت اور غور و فکر کو انسانی فطرت کا کمال قرار دیکر شعور ذہنی کی پرورش کی اور اسی تعلیم کے آغاز نے علمی سفر۔ و بدعت کے بادل منتشر ہونے لگے اور وہ سر جو اوثان مخلوق کے سامنے جھک جاتے تھے ایک خالق کے سوا سے سو کر حقائق عالم کے انکشاف کی طرف متوجہ ہو گئے جس سے علم و حکمت کے چشمے بہ نکلے۔

سائنس کا اصل سرچشمہ قرآن ہے

خدائے قدوس کے آخری الہامی اور ہمہ گیر ضابطے فرقان حمید نے اپنی ہمہ گیر

تجلیات کے ذریعہ تمام کرۂ ارض پر حقائق معارف کی فیوضیانیاں کرکے ذہن انسانی میں جو فکر عمل بیداری اور رب حقیقی کے پاک کلام نے اس خزاں زدہ مردہ دنیا میں جان ڈال کر جو سیمائی و کیمائی اسکو خود قرآن حکیم نے اس طرح واضح فرمایا ہے۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا	جان لو کہ ہم اس مردہ دنیا کو از سر نو زندہ کر رہے ہیں

قرآن کریم دنیا میں عین اسطرح سے آیا جسطرح شب تاریک کے بعد افق آسمان پر صبح کی سفیدی نمودار ہوتی ہے اس کے ساتھ دو پیغام تھے ایک معرفت روح دوسرا روشنی علم و عمل۔ چونکہ صبح کی سفیدی ظاہر ہوتے ہی روز روشن کی آمد کیلئے خدا کی تمام مخلوق بیدار ہوجاتی ہے اس لئے قرآن پاک نے آتے ہی نسل انسانی کے قوائے خوابیدہ میں بیداری شروع ہوگئی تاکہ علم و حکمت کی روشنی میں قدرت کی نیرنگیوں اور مظاہرہ فطرت کا مطالعہ کریں۔

قرآن مجید پڑھنے سے پہلے توجہ پڑھنے کی طرف دلائی

قرآن کریم جو تمام علوم ارضی و سماوی کا سرچشمہ ہے بتدریج ذہن انسانی کی نشوونما کرتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کمال کی طرف لاتا ہے جسکا اسنے انسان کو مستحق ٹھہرایا یعنی اسمیں استعداد و ولیعت فرمائی ہے چنانچہ خدائے علیم و حکیم کی پہلی وحی یا الفاظ دیگر خدائے تعالیٰ کا وہ عظیم الشان فرمان جو کوہ حرا کے [illegible]

الاکرم ۵ الذی علم بالقلم ۵ علم الانسان ما لم یعلم ۵ (العلق۔ ع ۱) پڑھ
اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا پڑھ!
تیرا رب بہت بزرگی (عزت) والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا
انسان کو وہ نہیں جانتا تھا۔

یہ آیت صادقہ کا وہ عظیم الشان درس تھا جو نہایت ہی حقیر پیدائش رکھنے والے
اور وحشی انسان کو خلاقِ کونین نے دیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ
العزیز دہلوی نے اپنی معرکۃ الآرا تفسیر پارہ عم کے صفحہ ۲۹۴ پر اس سورۃ
کے مطالب میں یہ بیان فرمایا ہے۔

بے نہایت کرم اس ذات پاک کا ہر نوع کی تکمیل کیلئے جو متوجہ ہے یہاں تک
کہ اعلیٰ اعلیٰ چیزوں کی کہ جو اُن کے مقدور سے باہر نہیں اکثر بیت کے کاغذوں پر
اس قدیر سے انکو آگاہ کر دیا تاکہ خلافت کبریٰ کے حکم سے ربوبیت کے کاموں
کی پیروی اور مخلوقات میں تصرف کریں جس سے تصرف الٰہی کا ظل ہونا ثابت
ہو جائے۔

وا تکم من کل ما سالتموہ (اور تمکو وہ سب دیا جو تمہاری فطرت نے طلب کیا

قرآن مجید نے اہل علم کا مرتبہ بلند کیا

قرآن مجید نے جہاں پڑھنے لکھنے پر زور دیکر گرے ہوئے انسانوں کو اوپر اٹھایا۔
اور اپنی صفات کا ظل بنایا وہاں اہل علم کی منزلت افزائی بھی نمایاں طور پر کی ہے
چنانچہ اس گروہ کیلئے ارشاد ربانی اس طرح پر کھا در ہوا ہے۔

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت (المجادلہ ع ۲)

اور جو تم میں مومن اور اہل علم ہیں اللہ ان کے درجے بلند کرتا ہے۔

اور ساتھ ساتھ انسان کا منتہائے معراج جو خدا نے رکھا یہ تھا صِبْغَةَ اللّٰهِ ج وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ البقرۃ - ۱۳۸ (اللہ کا رنگ اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے اور ہم اسکی عبادت (فرمانبرداری) کرنیوالے ہیں۔ الٰہی اخلاق اختیار کرو اللہ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ صفات ربانی اپنا شعل راہ بنالو اور دنیا میں اسکے مظہر یعنی خلیفہ بنکر رہو۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۝ البقرۃ ع ۴

وہ خدا ہی ہے جس نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے پیدا کیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ

اور اسی خدا نے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ تمہارے لئے سخر کیا۔ (کام میں لگا کہا ہے)

قرآنِ حکیم نے حکمت کو کس طرح زندہ کیا

سائنس یا حکمت کے معنی حقائق اشیاء عالم کے جاننے کے ہیں قرآن حکیم اسکے اکتساب کیلئے جو رغبت پیدا کی اسکی نظیر تاریخ دنیا میں نہیں ملتی خدائے پاک علیم وخبیر کے کلام پاک نے نہایت دلپذیر انداز میں بنی نوع انسان کو کائنات علم کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتے فرمایا۔

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ

کتاب کا نزول کرنا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

یقیناً آسمانوں اور زمین میں مومنوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش ہی میں اور جو جانور وہ پھیلاتا ہے ان میں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِّزْقٍ فَأَحْيَا
بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ
آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

الجاثیۃ (ع)

سے بہلانا رہتا ہے ان لوگوں کیلئے
نشانیاں ہیں جو یقین رکھتے ہیں اور رات اور دن
کے خلاف میں اور آسمان جو اللہ بادل اوپر
سے رزق اتارتا ہے پھر اسکی ساتھ زمین کو
اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے
بدلنے میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل
سے کام لیتے ہیں۔

پھر آگے چلکر اسی سورۃ کے رکوع دوم کو یہیں ارشاد شروع کیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ
مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَتَفَكَّرُونَ ۝

اللہ وہ ہے جس نے دریا (سمندر) کو تمہارے کام
میں لگایا تاکہ اسکے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں
اور تاکہ تم اسکے فضل سے تلاش کرو اور
تاکہ تم شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں میں اور
جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی جناب سے
تمہارے کام میں لگا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں
کیلئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں۔

سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے جو قرآن مجید نے بتائی ہے۔

إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۚ
لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝

اگر تم کو طاقت ہے کہ آسمانوں اور زمین
کے کناروں سے نکل جاؤ۔ تو نکل جاؤ
تم نہیں نکل سکتے مگر غلبہ کے ساتھ۔

قرآن مجید نے جہاں مشاہدہ فطرت کی اہمیت کو نمایاں کیا وہاں اسکی اہمیت کو بھی واضح فرمایا۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

اور جسکو حکمت عطا کیگئی اسکو بیشمار بہتری دیگئی

خزینۃ المعارف قرآن حکیم کی ان آیات پر نظر ڈالیئے کہ خدائے حکیم و قدیر نے کسطرح بیشمار علوم و فنون ارضی و سماوی کے اختیار کی توجہ دلائی ہے۔ آپکو عمیق مطالعہ کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ آسمانوں اور زمین کا ذکر کر کے فلکیات اور علم ارض (جیالوجی مایہیت من دابۃ سے علم جراثیم (بیکٹریالوجی) یا علم حیوانات اور اختلاف لیل و نہار سے علم ہیئت بادل سے منہ اوٹانے زمین کو بارش سے زندہ کرنے سے بیج (سٹیڈی) مطالعہ قدرت اور ہواؤں کے بدلنے سے مٹرولوجی یعنی موسموں کا علم غرض ان تمام عجائبات میں فکر اور تدبر کا حکم ہے۔

قرآن مجید نے بنیاد تمدن رکھی

اس کے علاوہ قرآن کریم نے ہماری توجہ اُن چیزوں کی طرف مبذول کی جو نئی زندگی کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ جیسے لوہا۔ اگر آج لوہے کو دنیا سے الگ کر دیا جائے تو کیا عصر حاضر کی مدنیت اس درجہ قائم رہ سکتی ہے۔

قرآن کریم نے اس زمانہ میں لوہے کی اہمیت بتلائی جب یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ لوہا انسانی زندگی کے لئے اسقدر ضروری ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ الحدید ع ۳ } اور ہم نے لوہا پیدا کیا اسمیں سخت طاقت ہے اور لوگوں کیلئے فوائد ہیں

علاوہ ازیں ہماری تہذیب کا ایک بڑا حصہ جہاز رانی سے قائم ہے اگر جہاز کا سلسلہ قائم نہ ہو تو تجارت اور رسل و رسائل نقل و حمل میں کتنی دشواریاں پیش آئیں یہی نہیں بلکہ ترقی ہی کا خاتمہ ہو جائے۔ قرآن مجید نے اس کیلئے بھی فرمایا ہے:

وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ البقرۃ ع ۲۰ } اور ہم نے بنائیں کشتیاں جو سمندر میں چلتی ہیں لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں

دنیا میں سب سے پہلی اسلامی یونیورسٹی

قرآن حکیم جیسی گنجینۂ معارف و حقایق کتاب کے نزول کے بعد یہ بھی ضروری تھا کہ اس کے کمالات کا علمی رنگ میں مظاہرہ ہو اور یہ آفتاب علم و حکمت کی تجلیاں دنیا کے دور دراز گوشوں تک پہنچیں اس لئے مدینہ منورہ میں ایک دار العلوم جامعہ صفہ کے نام سے قائم کی گئی جسکے استاد اول خود حضور سرور کائنات تھے۔ اس دار العلوم میں اور بھی اساتذہ تھے جنمیں بیعۃ العقبہ اور عبادہ بن صامت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں طلباء کی تعداد چار سو تک بتائی جاتی ہے۔

جامعہ صفہ کے ساتھ مدرسہ نبویہ بھی تھا اور اس جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء دنیا کے بڑے نامور انسان گذرے ہیں جنہوں نے اپنی علمی کمالات کی بدولت تمام دنیا میں دھوم مچا دی تھی۔

یہ لوگ اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد اکثر صوبوں کے گورنر فوجی کمانڈر اور اصلاحی و انتظامی شعبوں کے انچارج (اعلیٰ ذمہ دار) بالکا سیاب ثابت ہوئے تھے۔ عامر بن فہیرہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اس یونیورسٹی کے گریجویٹ (اعلیٰ سند یافتہ) تھے جنکا نام اپنے کمالات علمی کے ساتھ ابتک زندہ ہے اور آئندہ بھی زندہ ہی رہے گا۔

حقیقت میں یہ یونیورسٹی دنیا میں تعلیم کا سب سے پہلا سرچشمہ تھی جس سے دنیا میں بیشمار علمی چشمے پھوٹ نکلے۔

تقریباً ہر براعظم میں اس کے ذریعہ وہ عظیم الشان دار العلوم قائم ہوئے

جن پر آج تک اہل علم نازاں ہیں۔ یورپ میں قرطبہ، افریقہ میں قاہرہ، ایشیا میں بغداد وہی یونیورسٹیاں ہیں جنہوں نے اپنے اپنے حلقوں میں علمی ایجادات کرکے وہ فلاسفر، موجد، سائنس داں بنائے کہ جنکے فکر و ذہنی کی بدولت اختراعات و صناعات و حرفات نے دنیائے فروغ میں وہ قدم نکالا کہ اس خطۂ ارضی کے گوشہ گوشہ پر صنعتی مراکز قائم ہو گئے۔ سمرقند میں پیپر ملز۔ اصفہان میں آلاتِ جنگ کی فیکٹریاں۔ حلب میں شیشہ سازی کے کارخانہ۔ تبریز میں صنعتِ قالین بافی مصر میں شکر سازی کے مل۔ مراکش میں چرم سازی کے کارخانہ اور طوس میں جہاز رانی کے گودام۔ بغداد میں بارود کے میگزین قائم ہوئے مسلمانوں نے آلاتِ جرِ ثقیل۔ اصطرلاب، اکاد کئے گھڑی بھی انہیں کی ایجاد ہے۔ اصول مرکبات و کیمیاوی کا مثل شورہ۔ گندک۔ تیزاب انہی کی اختراع ہے بارود سازی۔ توپ سازی۔ پتھروں سے کاغذ بنانا اور سیماب (پارہ) کی دریافت۔ قطب نما کی ایجاد خالص مسلمانوں ہی کی طرف منسوب ہے۔

علاوہ ان مسلمانوں نے ہیئت میں علمی قاعدے سے زراعت کو فروغ دیا خراسان میں لوہے کی اور کرمان میں جست کی کانیں برآمد کیں مٹی کا تیل ظروف چینی کی مٹی دریافت کی

ہوائی جہاز مسلمانوں کی ایجاد ہے

علامہ عبداللہ العادی نے صناعۃ العرب کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جسکے صفحہ ۳۵ پر علامہ مقری صاحب کی کتاب نفح الطیب سے عربی اقتباس مع ترجمہ اردو پیش کرکے اپنا فرناس کے مطابق فرمایا ہے شیشہ سازی کی صنعت ابوالقاسم عباس بن فرناس حکیم اندلس ہی نے

استنباط کی شغال نامی ایک ایک مشہور آلہ بھی کیا تھا اسطرح نے پرواز کرنے کے لئے بھی ترکیب نکالی اور دو میل کی مسافت تک پرواز بھی کی۔ لیکن اترنے کی صحیح ترکیب نہ ہو سکی جس سے آخر میں تکلیف ہوئی۔

قرآنی ناشرات کے دو دور قابل لحاظ ہیں ایک دور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے چودھویں صدی عیسوی تک۔ چونکہ بعد اس دور کے جو دوسرے علم اقوام مثلاً مغل۔ ترک۔ ایرانی۔ افغانی برسر اقتدار آئیں انہوں نے ایک بھی دار العلوم اپنی یادگار میں نہ چھوڑا بلکہ اسکے وقت سے ہی کتاب قرآن پاک برکات کے بجروں میں محفوظ کر دیا گیا اور ان اقوام کی تمام تر توجہ صرف جہانبانی اور ملک گیری کی ہی طرف مرکوز رہی اور ان کلمہ گویان اسلام کی جگہ صلیب برداروں اقوام نے قرآن پاک سے علمی استفادہ حاصل کیا چنانچہ اس حقیقت پر غور کرنے کے واسطے ہم وہ تعلق و شغف پیش کرتے ہیں جو یورپین اقوام کو قرآن کریم سے رہا۔

سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ ہمارے علم میں ۱۱۴۳ء میں عربی زبان سے زبان لاطینی میں ہوا۔ اور ۱۶۰۰ء میں زبان فرانسیسی انڈریوز ڈریر نے اور زبان انگریزی بھی ۱۶۰۰ء ہی میں الگزینڈر روس نے کیا اس کے بعد جارج سیل نے اور راڈول نے انگریزی تراجم کئے اور ۱۷۴۳ء میں زبان جرمنی منگلین نے ترجمہ کیا اور ۱۸۴۱ء میں آلمان نے بھی ترجمہ کیا۔

علاوہ ان کے اس زمانہ ۱۱۴۳ء و ۱۸۴۰ء کے درمیان اور بہت سے تراجم ہوتے رہے ہیں جن کا بالترتیب دکھلانا ناظرین کا باعث ہوگا۔

اصل میں یورپ نے اپنی ترقی کا آغاز اسطرح کیا کہ سب سے پہلے انہوں نے

نے اسپین میں عربوں کی یونیورسٹی قرطبہ میں تعلیم پاکر استفادہ علمی حاصل کیا تب یورپین اقوام میں بیداری ہوئی اور اسی بیداری دوری ہوئی نے گلیلو اور نیوٹن جیسے روشن خیال افراد کو جنم دیا تھا اقوام یورپ نے مشاہدہ عالم کو اپنا مطمح نظر بنالیا چنانچہ مسٹر جون ڈیون پورٹ صاحب لکھتے ہیں

جن لوگوں نے فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ زندہ کیا اور مروج کیا وہ لوگ بلاشبہ ایشیا کے پارس اور ملک ہسپانیہ کے مور تھے یہ لوگ قدما اور متاخرین کے سلسلہ اتصال کئے جاتے ہیں اور انہوں نے خلفائے عباسیہ اور بنو امیہ کے زمانے میں فروغ کیا تھا علم و فضل جو اصل میں مشرق سے یورپ میں آیا یہ کام حقیقت میں اہل اسلام ہی کا باعث تھا یہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب میں چھ سو برس سے علم و فضل کا رواج تھا مگر یہ لوگ ہنوز جہالت اور بے علمی میں مبتلا تھے اور علم ہمارے یہاں کسی بالکل نیست و نابود تھا

شلم کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہ امر فیصل شدہ ہے کہ دسویں صدی میں یورپ غایت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا۔

پھر فرماتے ہیں کہ۔

یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں مدرسے جاری کئے تھے ان مدرسوں میں ہزاروں طلبا عربی فلسفہ و حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر ان علوم کو لیکر عیسائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ تمام اقسام کے علوم طب۔ طبیعات۔ فلسفہ۔ اور ریاضی جو دسویں صدی عیسوی سے۔

یورپ میں رائج ہوئے یہ تمام اصل میں اہل عرب کے فلسفہ مدارج سے سیکھے گئے تھے۔ (اپالوجی آف محمد اور قرآن)

اردو ترجمہ موئد الاسلام از محمد عنایت الرحمن خانصاحب مطبع مدرالدجی دہلی صفحہ ۹۱

حقائق کی روشنی میں یہ امر محتاج تشریح نہیں رہ جاتا کہ اسلام دنیا میں وہ خیر و برکت لیکر آیا کہ جسکے پُر اثر پیغامات نے کائنات کی ہر شعبے میں زندگی کی لہر دوڑا دی اور مختفی قوتوں کو بیدار کر کے ایک نئی دنیا کا نقشہ تیار کیا اور اس امر میں مبالغہ کا شائبہ بھی باقی نہیں رہ جاتا کہ ہر قسم کے علوم و فنون کے احیاء کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے۔ بقول مولانا حالی

غرض فن ہیں جو سایۂ دین و دولت
طبعی الٰہی ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا ہندسہ اور ہیئت
سیاحت تجارت عمارت فلاحت
لگا دیں گے پہلو جو اُن کے جا کر جہاں تم
نشاں اُنکے قدموں کے پاؤ گے واں تم
ہوا گو کہ پامال نستاں عرب کا
مگر ایک جہاں ہے غلِ خول عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باراں عرب کا
سپید و سیہ پر ہے احساں عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنونڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی

موجودہ تمدن نے جن اصولوں پر اپنی بنیادیں قائم کی ہیں وہ قریباً دنیا کے تمام مذاہب سے متصادم ہوئے ہیں۔ لیکن برعکس اسکے وہ اسلام کے خالص بنیادی اصول اور مسلمات کیس سے ہی ہیں۔ متانت سے غور فرمائیے کہ اسلام نے نسلی امتیاز مٹا کر وحدت نسل انسانی کی بنیاد رکھی اور کسب ذاتی کو ذریعہ فلاح قرار دیا۔ سرمایہ داری اور مزدوری کا اختلاف زکوٰۃ سسٹم (طریقہ) سے دور کیا انتخاب امیر بذریعہ بیعت یعنی ووٹ قرار دے کر جمہوریت رائے کا اصول نافذ کیا عورت کو پستی سے اٹھا کر اسکی گود وراثت اور حقوق سے بہرہ وری۔

یہ تمام وہ امور تھے جو سب سے پہلے اسلام نے نافذ کئے اور آج کو موجودہ تمدن نے قبول کر کے تمام مذاہب سے حقائق کی روشنی میں تسلیم کرالیا اور آج متمدن سوسائٹی میں ان پر فخر و ناز کیا جاتا ہے۔

میں اس استدلال کی تقویت کیلئے راج کماری جاوید مالو کا ایک بیان پیش کرتا ہوں جو کہ ریاست کنیکا شمالی بنگال کے راج گھرانے کی چشم و چراغ ہیں اور اسلام کی خوبیاں دیکھ کر مسلمان ہوئی ہیں۔

"ہندوؤں کی واجب الرحم حالت اور اُن کے عیوب و نقائص مدنظر روشنی میں آتے رہتے ہیں دوسروں کے ذریعہ نہیں بلکہ خود انہی سے گاندھی جی نے کیوں ہریجنوں کیلئے جان کی بازی لگا رکھی ہے مجلس آئین ساز کے ذریعہ کیوں عقد بیوگان پر زور دیا جاتا ہے۔ کس لئے انگریزی قانون کے ذریعہ ستی عورت کا طریق رکوایا گیا تھا۔ کیوں مجلس آئین

سازمیں جب ضرورت تعدیل اصلاحات نافذ کرائی جاتی ہیں اسے مذہب سے کیا فائدہ کہ جو ذہنی مجلس امور میں خرابیوں کے رفع کرتے میں بنی نوع انسان کا مددگار نہ ہو سکے۔ کیوں انسانی قوانین کو مذہبی آئین کے مقابلہ میں مستعار مانگا جاتا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ مذاہب ابتک بیدانشی حفوق کی بات ہو کر رہ گئے ہیں اور ہر طرح سے نوع انسان کی ضرورت سے قاصر ہیں انہی حقائق پر قیاس کرتے ہوئے کیا آپ میری ناممکن الادراک خوشی یعنی قبولیت اسلام پر تعجب کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں صداقت ہو سکتی ہے بالآخر میں نے سچائی پائی ہے اور میں خوش ہوں۔ بتائیے کیا ہم مسلمان عصر حاضر کی ضرورت کے زمانہ میں کسی ایسی مذہبی یا مجلس اصلاح کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں جو ہمارے قرآن میں موجود نہیں ہے۔ کیا صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے تمام روحانی پیشواؤں میں ایک ہیں جنہوں نے آزادی مساوات اخوت کو اسلام کے بنیادی اصولوں میں شامل کیا ہے ؟